مطابق عام طور پر ایک لاکھ بچوں میں سے محض ایک یا دو کو نان پولیو پیرالائز جیسی مہلک بیماری لاحق ہونے کے امکانات ہوتے ہیں۔ لیکن قومی سطح پر یہ شرح اب 12 گنا سے زیادہ بڑھ جانے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر وشسٹ اور ڈاکٹر پولائل نے اس پر بھی تشویش کا اظہار کیا ہے کہ پولیو سروے منتظمین نے معذوری کے ان بڑھتے کیسوں پر خاص توجہ نہیں دی۔ گوکہ انسدادِ پولیو مہم کے تحت اس ضمن میں ڈیٹا جمع کیا گیا تھا؛ لیکن اس پر کسی قسم کی تحقیق نہ کی گئی کہ پولیو کے خاتمے کے لیے بڑے پیمانے پر چلائی جانے والی مہم کے باوجود اتنی زیادہ تعداد میں معذوری کے کیسز کیوں سامنے آ رہے ہیں؟ اس کی کیا وجوہات ہو سکتی ہیں؟ اور یہ کہ کہیں ان کیسز کا سبب اورل پولیو ویکسین تو نہیں۔ ڈاکٹر جیکب کے بقول نان پولیو پیرالائز کیسز میں اضافے کا براہ راست تعلق بڑے پیمانے پر پولیو کے خاتمے کے نام پر پلائے جانے والے قطروں کے ساتھ ہو سکتا ہے، کیونکہ نیشنل پولیو سرویلنس پروجیکٹ سے حاصل کیے گئے ڈیٹا سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس نوعیت کے کیسز ان ہی علاقوں میں دوبارہ سامنے آ رہے ہیں، جہاں بڑے پیمانے پر مستقل انسدادِ پولیو مہم چلائی جاتی رہی۔

اس حوالے سے infowars.com کی ویب سائٹ پر پچھلے برس Aarom Dykes کی شائع ہونے والی یہ رپورٹ بھی قابل توجہ ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ بھارت میں طب کے ماہرین، عالمی ادارہ صحت اور بل گیٹس فاؤنڈیشن کو سخت تنقید کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ ان ماہرین طب کا کہنا ہے کہ یہ دونوں ادارے اگرچہ دنیا سے پولیو کے خاتمے کا عزم دہرا رہے ہیں لیکن پولیو ویکسین کے سائیڈ افیکٹس کے بارے میں کچھ بتانے پر تیار نہیں۔ بھارتی ماہرین طب نے یہ مطالبہ بھی کیا ہے کہ پولیو کے خاتمے کی اس مہم کو اس وقت تک معطل کر دیا جانا چاہیے، جب تک کہ لیب ٹیسٹ کے بعد یہ ثابت نہ کر دیا جائے کہ ویکسین مکمل طور پر محفوظ اور مفید ہیں۔

❁❁❁❁❁❁❁

التراث 41/47-48 میں پولیو ویکسین کے متعلق ایک مضمون نگار نے کچھ شکوک کا اظہار کیا تھا۔ زیر نظر مضمون تو فنی لحاظ سے اہم نکات پر مشتمل ہے۔ ان مضامین کی اشاعت کا مقصد اس اہم مسئلے میں حقیقی صورت حال سے آگاہی ہے۔ اگر سائنسی طور پر اس ویکسین کے حق میں بھی کوئی قابل قدر مضمون ہو تو التراث اس کی اشاعت کا بھی اہتمام کرے گا۔

❁❁❁❁❁❁❁

تعلیم و تربیت

# تربیتی ورکشاپ برائے معلمین ومبلغین کی مختصر رپورٹ

(منعقدہ ۱۲-۱۳ شعبان المعظم ۱۴۳۴ھ/۲۲-۲۳ جون ۲۰۱۳ء)

ڈاکٹر شیخ عاصم عبداللہ القریوتی پروفیسر کلیۃ الدعوۃ واصول الدین امام محمد بن سعود اسلامیہ یونیورسٹی ریاض کی شخصیت اہل علم کے ہاں محتاج تعارف نہیں۔ علم وتحقیق کے جہاں میں آپ ایک قدآور ہستی ہیں۔ جب بھی مشائخ اور اپنے سسرال سے ملنے بلتستان تشریف لاتے ہیں، دعوت وتبلیغ اور دعوتی وتربیتی ورکشاپ آپ کے پروگرام میں ضرور شامل ہوتے ہیں۔

امسال بھی جمعیت احیاء التراث الاسلامی کویت شعبہ برصغیر اور جامعہ دارالعلوم بلتستان غواڑی کے تعاون اور آپ کی وساطت سے دو روزہ تربیتی ورکشاپ قائم ہوئی۔ جس کا عنوان تھا:

**''داعی اور مدرس کے لیے کامیاب روابط وتعلقات پیدا کرنے کی مہارت''**

اس ورکشاپ کا بنیادی مقصد تھا: استاد اور شاگرد، باپ اور بیٹے، مبلغ اور عوام، مربی اور زیر تربیت افراد کے مابین پائے جانے والے خلیج کو پاٹ کر مطلوبہ اہداف حاصل کرنا۔ اس ورکشاپ میں جامعہ دارالعلوم بلتستان غواڑی اور اس کے تمام برانچ مدارس سے (۱۳۰) اساتذہ نے سخت مصروفیات کے باوجود ذوق وشوق سے شرکت کی۔

**ورکشاپ کی مختصر روئیداد:** ◈ الاستاذ الدکتور عاصم نے خطبہ افتتاحیہ میں دورہ ہذا کے اسباب وثمرات پر روشنی ڈالتے ہوئے اخلاص عمل، قبولیت اعمال کی شرائط یاددہانی کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اساتذہ کرام پر غیر معمولی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کہاوت ہے: ''حکام تو عوام پر حکومت کرتے ہیں؛ جبکہ علماء حکام پر حکومت کرتے ہیں۔'' کیونکہ علماء اللہ تعالیٰ کی شریعت کے راستے پر لوگوں اور بادشاہوں کو چلاتے ہیں۔ بادشاہوں کو بھی علماء سے راہنمائی لینا پڑتی ہے۔

◈ ایک دور میں علم متحدہ ہندوستان کے شہروں دہلی وغیرہ میں تھا، لوگ یہاں سے پیدل جا کر علم سیکھتے اور کتابیں کندھوں، پیٹھوں پر اٹھالاتے تھے۔ اب علم یہاں دستیاب ہے، مگر لوگ آتے نہیں۔ امام نوویؒ: ''شیوخ الإنسان آباؤه في الدين'' ''اساتذہ دینی باپ دادا ہوتے ہیں۔'' کیونکہ وہ اس کے اور اللہ کے مابین اللہ کی شریعت جاننے کا واسطہ ہوتے ہیں۔

◈ کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ اداروں میں موجود اختلافات کو بازاروں اور گھروں میں بیان کرتا پھرے۔ بہت سے لوگ باتوں کو حقیقت کی نظر سے نہیں دیکھ سکتے اور اصل معاملے کو سمجھ نہیں سکتے۔

◈ صحابہ کرامؓ اور کفار کے مابین اوسطاً ہر چار ماہ بعد ایک جنگ برپا ہوتی تھی۔ ان کی گردنوں میں تلوار اور بھالے

لٹک رہے تھے۔اس حال میں ﴿ لتسئلنّ یومئذ عن النعیم ﴾[التکاثر:۸] اتری۔نعمتوں میں ٹھنڈا پانی اور کھجوریں شامل تھیں۔

- اساتذہ کرام قوم کی نئی نسل کی تعلیم وتربیت کے امین ہیں۔وہ اساتذہ صرف اساتذہ ہیں،مربی نہیں۔جوصرف تسلسل سے پڑھاتے ہیں،تربیت کا اہتمام نہیں کرتے۔نہ طلباء سے شیئر کرتے ہیں۔حالانکہ ان کی ذمہ داری میں تربیت بھی شامل ہے۔اسی لیے بہت سے ممالک میں ''وزارۃ التربیۃ والتعلیم ''تعلیم وتربیت دونوں کا انتظام واہتمام کرتی ہے۔
- مدعوین کی اصلاح کبھی نصیحت سے،کبھی حکمت عملی سے،کبھی اشاروں کنایوں سے،کبھی صاف الفاظ کے ذریعے کرنا چاہیے۔بہتر طریقہ یہ ہے کہ طالب علم یا بیٹے کو''تو غلطی کررہاہے'' کہنے کے بجائے خود غلطی کا احساس دلایا جائے۔
- بچپن سے گزر کر بلوغت کو پہنچنے کا مرحلہ اساتذہ،والدین اور سوسائٹی کیلئے مشکل ترین دور ہوتا ہے۔ذمہ دارانِ تربیت کے لیے یہ مرحلہ دشوار گزار ہوتا ہے۔کیونکہ یہ بچے عجیب وغریب حرکات وسکنات اور کردار پیش کرنے لگتے ہیں۔اسی لیے ماہرین تربیت اس قسم کے نوجوانوں کی اصلاح کے لیے خصوصی کانفرنسیں اور سیمینار منعقد کرنے کا اہتمام کرتے ہیں۔
- ہمارے استاد الشیخ عبدالمحسن عباد کالج کے سال چہارم میں پڑھاتے تھے،ہر پیریڈ کے آخر میں دس منٹ طلباء کو سوال وجواب کے لیے دیتے اور پچھلے درس کے ساتھ ربط پیدا کرتے،ہر لیکچر کا سوال بنا کر دیتے،پچھلے اسباق میں سے بھی پوچھتے۔لہٰذا ہر طالب جواب دینے کے لیے مستعد رہتا۔آپ سے ہم نے مستقبل کی زندگی کے لیے خوب تجربہ اخذ کیا۔
- وقت کی پابندی خصوصاً علماء ودعاۃ کے لیے ازبس ضروری ہے۔اسلام ہمیں وقت کی پابندی کرنے ،اور اسے ضائع نہ کرنے کی تلقین کرتا ہے۔آپ نے اسلافؒ سے وقت کی پابندی کرنے کے حوالے سے حیرت انگیز واقعات سنائے۔ آپ نے ان اساتذہ ومعلمین پر نکتہ چینی فرمائی جو کلاسوں،دعوتوں اور وعدوں میں وقت کی پابندی نہیں کرتے اور وقت ضائع کرتے ہیں۔حالانکہ وقت ہی زندگی ہے اور زندگی قیمتی ہے،یہ ضائع نہیں ہونا چاہیے۔

## دورہ کے مختلف پروگرامز وفعالیات:

دورہ صبح آٹھ بجے شروع ہو جاتا۔نماز ظہر،عصر اور کھانے کے لیے وقفہ ہوتا۔اس مختصر ترین وقت میں کئی روز کے پروگرام ہوئے۔ایسا لگا کہ دن کو خلاف معمول لمبا کیا گیا ہے۔اس میں درج ذیل فعالیات ونشاطات رکھے گئے تھے:

۱۔ تمام شرکاء وعلماء کے آپس میں تعارفی نشست ہوئی۔

۲۔ پرچیوں پر مختلف عنوانات لکھ کر تقسیم کیے گئے۔اور اس موضوع پر پانچ پانچ منٹ کی تقریر کرائی گئی۔